Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۲۶ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۲۶ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۴۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِعجازِ کلام کے تمام کمالات قرآن کریم پر ختم ہو گئے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بالطبع چاہتا ہے کہ آپ پر نازل ہونیوالی کتاب خاتم الکتب ہو

"خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود یہ چاہتا ہے اور بالطبع اِس لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں کیونکہ کلامِ الٰہی کے نزول کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوتِ قدسی اور کمال باطن اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلامِ الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اِس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا ... جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح اعجازِ کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶، ۳۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ تاحال سر درد کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فیصل آباد کا بچہ عمران احمد پولیو کا ٹیکہ لگوانے کے بعد شدید بیمار ہو گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم عزیز کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(حافظ محمد اکرم حفیظ ضلعوار کلرک ضلع فیصل آباد)

خاکسار کی ممانی جان (اہلیہ محترمہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ) لندن سے بخیریت واپس ربوہ واپس پہنچ گئی ہیں۔ آپ بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(محمد افضل بٹ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک نہایت ضروری اعلان

(محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کی گئی تھی کہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ ۲۸ ماہِ حال کو ختم ہو رہا ہے کئی جماعتوں کی خواہش ہے کہ وہ جو رقوم ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دیں انہیں پانچویں مرحلہ میں شمار کرنے کی حضور منظوری فرما دیں تاکہ ۲۸ ماہِ حال تک کی جمع شدہ رقوم بھی آسانی سے جمع کرا سکیں اور جو دوست شروع مہینہ میں پچھلے ماہ کی رقوم دیتے ہیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے منظور فرما لیا ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اِس منظوری سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

جزاکم اللہ خیرًا

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۲۶ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گناہوں کے زہر کو دور کرنے والا تریاق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو سچی اور حقیقی توبہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سچی اور حقیقی توبہ کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ آئندہ کے لئے بھی انسان گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسی حالت انقطاع میسر آ جاتی ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی توجہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہٹاتا۔ ایسا شخص گناہوں سے بکلی محفوظ ہو جانے کے باعث نیکیوں میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا وارث قرار پاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو سچی اور حقیقی توبہ کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝"

(التحریم آیت ۹)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (یعنی اس رجوع میں منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو) کوئی تعجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اس دن اللہ اپنے نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں رسوا نہیں کرے گا بلکہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں جانب روشنی بکھیرتا تیزی سے چل رہا ہو گا۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب۔ ہمارا نور ہمارے فائدہ کے لئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سچی اور حقیقی توبہ کرنے کا ہی حکم نہیں دیا ہے بلکہ سچی اور حقیقی توبہ کے عظیم الشان ثمرات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کو سچی اور حقیقی توبہ کی توفیق کیسے مل سکتی ہے؟ یوں تو ہر شخص ہی اپنے طور پر توبہ کر سکتا ہے اور توبہ کرتا بھی ہے لیکن بالعموم دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ وہ اس پر قائم نہیں رہتا اور پھر گناہوں کی طرف واپس لوٹ جاتا ہے۔ اس طرح ہوتا یہ ہے کہ لوگ بار بار توبہ کرتے ہیں اور بار بار اسے توڑ بھی دیتے ہیں اور وہی توبہ جو انسانوں کی زندگی میں انقلاب عظیم برپا کر سکتی ہے۔ ہنسی کھیل بن کر رہ جاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سوال کا بہت روح پرور انداز میں جواب دیا ہے۔ آپؑ نے واضح فرمایا ہے کہ جو توبہ خلوص نیت سے مامور من اللہ یا اس کے خلفاء کے ہاتھ پر کی جاتی ہے وہ بہت مستحکم ہوتی ہے اس کے ٹوٹنے کا اندیشہ نہیں ہوتا کیونکہ اس توبہ میں مامور من اللہ یا اس کے خلفاء کی قوت قدسی اپنا کام کر رہی ہوتی ہے۔ وہ توبہ کو نہ صرف یہ کہ ٹوٹنے نہیں دیتی بلکہ اسے مستحکم کرنے کا موجب بنتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کے بعد ان کے خلفاء کے بیعت کنندگان کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم رونما ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ دنیا میں خود ساختہ مصلحین اور واعظین کی کسی زمانہ میں بھی کمی نہیں ہوتی لیکن ان کی نصائح کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ لوگ ایک کان سے سنتے ہیں دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ اگر کچھ لوگ ان کی باتوں سے متاثر ہو کر توبہ کرتے بھی ہیں تو وہ اس پر قائم نہیں رہتے۔ برخلاف اس کے مامورین الٰہی اور ان کے خلفاء کے ہاتھ پر جو لوگ بیعت توبہ کرتے ہیں ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے ہاتھ پر جو بیعت کی جاتی ہے وہ ان کی قوت قدسیہ کے زیر اثر گناہوں کے زہر کے لئے تریاق کا کام دیتی ہے اور بیعت کرنے والوں میں دائمی طور پر نیکی کا بیج بونے اور اسے پروان چڑھانے کا باعث ثابت ہوتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۹ ستمبر ۱۹۰۳ء کو بعض نئے بیعت کنندگان کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"پس بیعت کا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ یہ گناہ کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اس کے اثر سے محفوظ رکھتی ہے اور گناہوں پر ایک خط نسخ پھیر دیتی ہے۔

دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے۔ انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرتا ہے بار بار توڑتا ہے۔ مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے۔ جب وہ سچے دل سے کرے گا تو چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہو گی۔ وہ خدا خود اسے قوت دے گا اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جائے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور مامور کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے کہ پہلی کمزور ہوتی ہے اور دوسری مستحکم کیونکہ اس کے ساتھ مامور کی اپنی توجہ، کشش اور دعائیں ہوتی ہیں جو توبہ کرنے والے کے عزم کو مضبوط کرتی ہیں اور آسمانی قوت اسے پہنچاتی ہیں جس سے ایک پاک تبدیلی اس کے اندر شروع ہو جاتی ہے اور نیکی کا بیج بویا جاتا ہے جو آخر ایک باردار درخت بن جاتا ہے۔ پس اگر صبر اور استقامت رکھو گے تو تھوڑے دنوں کے بعد دیکھو گے کہ تم پہلی حالت سے بہت آگے گزر گئے ہو۔

غرض اس بیعت سے جو میرے ہاتھ پر کی جاتی ہے۔ دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ گناہ بخشے جاتے ہیں اور انسان خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مغفرت کا مستحق ہوتا ہے۔

دوسرے مامور کے سامنے توبہ کرنے سے طاقت ملتی ہے اور انسان شیطانی حملوں سے بچ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

نعت

آؤ درود پڑھ کے کریں اُس نبیؐ کی بات — ہے جس کی ذات باعثِ تخلیقِ کائنات

جس کی ضیا سے چھٹ گئیں تاریکیاں تمام — لوٹے زمیں پہ چھا گئیں جس کی تجلیات

انساں بھٹک رہا تھا کوئی راہبر نہ تھا — چھائی ہوئی تھی جہل کی کالی سیاہ رات

اکراہ و جبر و جور کا دنیا میں دور تھا — تھا بے بسوں پہ تنگ ہوا عرصۂ حیات

اہلِ جہاں تھے حق و صداقت سے بے خبر — ہر شخص تھا اسیرِ طلسمِ توہمات

تھا مال و زر ہی باعثِ اکرام و افتخار — پُرساں نہ تھا غریب کی کوئی جہاں میں بات

آئے جو آنحضورؐ تو حل ہو گئیں تمام — انسانیت کی راہ میں جتنی تھیں مشکلات

لاکھوں دلوں کو لوٹ لیا اک نگاہ میں — میرے رسولِ پاکؐ کے کیا کیا ہیں معجزات

کیا کم یہ معجزہ ہے کہ خانہ بدوش قوم — اُٹھ کر جہاں کو دے گئی درسِ الٰہیات

منکر ہے گو زمانہ مگر مانتے ہیں دل — دامن ہے مصطفیٰؐ کا فقط دامنِ نجات

بادِ بہار بن کے وہ آئے جہان میں — سوکھے چمن کا ہو گیا سرسبز پات پات

السادیا بالبشر کو مساوات کا سبق — باقی رہی دلوں میں نہ تفریقِ ذات پات

ختم الرسلؐ ہمارے سراجِ منیر ہیں — روشن انہیں کے نور سے ہے ہر نبیؐ کی ذات

دل جھومے کیوں نہ سن کے اذاں دن میں پانچ بار
اُٹھتی ہے گونج نامِ محمدؐ کی شش جہات

(ظفر محمد صاحب ظفر احمد نگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرفِ انسانیت اور حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

(۲)

بخاری میں روایت ہے۔ ایک شخص حضورؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور حضورؐ کے جلال اور ہیبت سے لرز گیا۔ جانتے ہو! ہمارے سید و مولےٰ محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمین، کا کیا ردِ عمل تھا۔ فرمایا۔

هَوِّنْ عَلَيْكَ فَإِنِّي
لَسْتُ بِمَلِكٍ إِنَّمَا
أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ مِنْ
قُرَيْشٍ تَأْكُلُ الْقَدِيْدَ

بھائی گھبراؤ مت۔ اپنے آپ میں اطمینان سے رہو۔ میں کوئی بادشاہ ہوں؟ میں بادشاہ نہیں۔ میں تمہارے جیسا انسان ہوں جو ایک عورت کا بیٹا ہوں۔ ایسی عورت جو انگاروں پر گوشت بھون کر کھا لیا کرتی تھی۔ یعنی میں قریش کی ایک غریب عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت کھا لیا کرتی تھی۔ میری ماں ایک سادہ مزاج عورت تھی۔ میں بھی ایک سادہ مزاج اور انسانوں کی طرح انسان ہوں۔ اس طرح کمزور انسانوں کا آپؐ سہارا بن جاتے۔ اور انہیں تسلی دیتے کہ صرف انسانیت کے ارفع و اعلیٰ مقام سے ہی روشناس نہ کراتے بلکہ اس اعلیٰ مقام پر انہیں فائز کر دیتے۔ اللہ اللہ! آپؐ کی کیا شان تھی۔ انسانوں کے دکھوں کو دیکھ کر آپؐ تڑپ اٹھتے۔ اور بے چین ہو جاتے جب تک مداوا نہ کر لیتے چین نہ آتا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے مکہ میں سخت قحط پڑا۔ حتیٰ کہ لوگوں نے مردار اور ہڈیاں تک کھانی شروع کر دیں۔ ابوسفیان جو ہمارے سید و مولےٰ کا ابھی تک دشمن قائم تھا حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپؐ تو صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپؐ کی قوم (جو آپؐ کی دشمن تھی) ہلاک ہوا چاہتی ہے اور قحط نے انہیں بدحال کر دیا ہے۔ خدا سے دعا کیجئے۔ انسانیت کے محسنِ اعظم اور بنی نوع انسان کی خیر خواہی اور ہمدردی کے دلی خواہاں نے فوراً دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اور اپنے خالق و مالک سے بارش کے لئے الحاح سے دعا کی۔ بخاری کی روایت میں ہے اسی وقت حضورؐ کی دعا کی برکت سے خوب بارش ہوئی اور قحط کے آثار دور ہو گئے۔ ہاں خدا کے غریب بندوں اہل بھوکے انسانوں سے بڑی مصیبت جو انہیں ہلکان کر رہی تھی ٹل گئی۔ یہ صرف اور صرف اس وجہ سے تھا کہ حضورؐ کے دل میں انسانیت کی عظمت انسانیت کی عظمت کا ایک چشمہ موجزن تھا۔ آپؐ کسی انسان کو دکھی دیکھ ہی نہ سکتے تھے۔ خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ غیر ہوں یا اپنے بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب و عقیدہ محض اور محض انسانیت کے شرف کی وجہ سے ہر انسان کی خیر خواہی اور ہمدردی آپؐ کی بعثت کا خصوصی مشن تھا جس پر آپؐ اپنی زندگی کے آخری لمحات تک قائم رہے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ نجد سے مکہ میں غلہ آیا کرتا تھا اور اس طرح مکہ والوں کی خوراک کی ضروریات کا بڑا حصہ نجد کے غلہ سے پورا ہوتا تھا۔ مکہ والوں کی دشمنی اور مخالفت جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ اس کی وجہ سے نجد میں مقیم ایک مسلمان جو اس علاقہ کے رئیس اور صاحب حیثیت تھے ان کا نام ثمامہ بن اثال تھا۔ انہوں نے نجد سے مکہ کی طرف غلہ بھجوانا بند کر دیا۔ مکہ والے تڑپ اٹھے۔ اور اس بے چینی کے باعث ان کا ایک وفد حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کو جب اس صورت حال کا علم ہوا تو آپؐ بے چین ہو گئے کہ خدا کے بندوں کے پیٹ خالی جا رہے ہیں۔ آپؐ نے فوری طور پر ثمامہ بن اثال کو ہدایت بھجوائی کہ غلہ نہ روکا جائے۔ اور اس حرکت سے انہیں منع کر دیا۔ اور اس طرح مکہ کے دشمنوں کی اور خون کے پیاسوں کی بھوک کو سیری سے بدل دیا۔

ایک دفعہ دشمنوں کا گروہ جو ہر آن آپؐ کو اور آپؐ کے مشن کو نابود کرنے کے درپے ہے۔ لیکن جب بطور تادیب کے ان کے پیٹ کاٹنے کا ایک مسلمان صحابی قدم اٹھاتا ہے۔ تو آپؐ اسے اس اقدام سے روک دیتے ہیں۔ اور اسے انسانیت اور انسانی رواداری کے خلاف قرار دیتے ہوئے غلہ بھجوانے کی ہدایت فرماتے ہیں۔

مومنوں اور کافروں کے درمیان معرکہ آرائی میں اور جنگ و جدال میں جب کفار قید ہو کر آتے۔ دنیا کے عام رواج کے مطابق اور ان کے ساتھ ظالمانہ طریق کو مدّنظر رکھتے ہوئے انہیں زجر و توبیخ اور دیگر تادیبی سلوک کرنے میں بظاہر کوئی روک نہ تھی۔ مگر محسنِ انسانیت نے اس بات کو پسند نہ فرمایا کہ ان پر کوئی زیادتی کی جائے۔ بلکہ اس بات کا حکم دیا کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جنگ بدر کے قیدی جب حضور علیہ السلام کے خدام اور صحابہ کے قبضہ میں آئے۔ تو انہوں نے اُن سے ایسا اعلیٰ درجہ کا سلوک کیا کہ قیدی بے اختیار کہہ اٹھے کہ

"خدا مسلمانوں کا بھلا کرے۔
اور ان پر رحم کرے کہ وہ اپنے
اہل و عیال سے زیادہ اچھا
ہمیں کھلاتے۔ اور اپنے کنبہ
سے زیادہ ہمارے آرام کا
خیال رکھتے تھے۔"

یہ صرف اور صرف اس لئے تھا کہ ہمارے سید و مولےٰ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدام کے دلوں میں انسانیت اور خیر خواہی کا بے پایاں جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ جس کے باعث وہ سب انسانوں کا احترام کرتے حتیٰ کہ دشمن قیدیوں کا بھی جو ان کو دنیا سے مٹانے کی خاطر میدانِ جنگ میں آئے تھے۔

سبحان اللہ۔ یہ کیسا عظیم نظارہ ہے انسانیت کے احترام کا اور انسانیت کی عظمت اور خیر خواہی کا جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدام میں بھی پیدا کر دیا تھا۔

ہمارے سید و مولےٰ ہر آن اس فکر میں رہتے تھے کہ انسانیت ہر قسم کی ذلت سے محفوظ رہے۔ اس وجہ سے آپؐ کو یہ بات بہت بے چین رکھتی کہ لوگ مانگتے پھریں اور اپنے جیسوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اس لئے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنگل جا کر لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر اٹھا کر لایا کرے۔ اور پھر اسے بیچ کر اپنی روزی کمایا کرے۔ تو یہ اس کے لئے بہت بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگ کھائے۔

آپؐ کسی کام کو بھی کسی پیشہ کو بھی انسانیت کے احترام کے خلاف نہ سمجھتے بلکہ اس بات کو بہت پسند فرماتے کہ لوگ محنت کریں اور مختلف فنون میں مہارت پیدا کریں۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمائیں۔ خواہ اس کے لئے انسان کو کیسے ہی حالات میں سے گزرنا پڑے۔ بعض کاموں میں انسان کے کپڑے میلے ہو جاتے ہیں۔ بعض میں ہاتھ خراب ہو جاتے ہیں۔ لوگ ان سے دور دور رہتے ہیں۔ ایسا ہی ایک مزدور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا جاتا ہے۔ حضورؐ نے اسے دیکھا اور اسے پیار کیا۔ کیوں اس لئے کہ آپؐ نے یہ محسوس کیا کہ اس شخص نے خود کام کر کے اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے انسانیت کے شرف کو قائم رکھا۔ اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے انسانیت کو ذلت سے بچایا۔ آپؐ کا اسے پیار کرنا اس بات کا ثبوت تھا کہ آپؐ ہر کام کرنے والے کو عزت سے دیکھتے کیونکہ وہ اس طرح انسانیت کے شرف کو قائم رکھنے کا باعث بنتا۔

انسانیت کو تباہی و بربادی سے بچانے اور عزت و شرف سے نوازنے کے لئے آپؐ کی تڑپ ایک خاص شان رکھتی ہے۔ جو اپنی جگہ لاثانی ہے۔ جنگِ اُحد میں کئی صحابہ شہید ہو گئے تھے۔ حضرت حمزہؓ آپؐ کے چچا بھی شہید ہوئے اور دشمنانِ اسلام نے ان کا مثلہ بھی کیا۔ خود ہمارے سید و مولےٰ بھی زخمی ہوئے۔ اور دشمنوں نے اپنی طرف سے دشمنی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس موقعہ پر بعض صحابہؓ نے آپؐ سے عرض کیا۔ کہ حضور اب تو ان دشمنانِ اسلام مشرکوں پر بددعا کریں۔

میرے عزیزو اور دوستو! کیا جانتے ہو اس نازک مرحلے پر ہمارے سید و مولےٰ انسانیت کے محسن اعظم نے کیا طریق اختیار کیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔

إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا
وَلٰكِنْ بُعِثْتُ دَاعِيًا
وَرَحْمَةً ۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِ
قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

میں دنیا میں انسانیت کو تباہ و برباد کرنے اور ذلیل و خوار کرنے کے لئے نہیں آیا۔ میں خدا تعالیٰ کی عطا کردہ عزت جو فطری طور پر انسان کو دی گئی ہے۔ اس کو قائم کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس کے لئے رحمت بن کر آیا ہوں۔ اور اس کی عزت و شرف میں نیا رنگ، خوبصورت رنگ بھرنے آیا ہوں۔ اور پھر دعا کی تو یہ کی کہ اے خدا ان انسانوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی انسانیت کو تباہ ہونے سے بچا لیں اور تیرا قرب پا کر مزید عزت اور شرف حاصل

کرنے والے ہوں۔

ایسے ہی ایک موقعہ پر اس زمانہ میں آپؐ کے ایک صحابی حضرت خبابؓ بن الارت نے عرض کیا یا رسول اللہ دشمنوں کے حق میں بد دعا کیجئے۔ یہ سنکر آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا (بخاری) الغرض محسن انسانیت کی ہر وقت کی یہ دلی تڑپ تھی کہ انسانیت غضب الٰہی سے بچ جائے اور یہ درد و سوز ایسا تھا جو آپؐ کی جان کو ہلکان کئے ہوئے تھا۔ جس کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے آسمانوں سے گواہی دی

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ
(شعراء)

یہ آیت آپؐ کی انسانی ہمدردی اور خدا کے بندوں کی عمومی بھلائی ان کی اصلاح کے فکر و غم کے وسیع مضمون کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ یہ وہ آسمانی شہادت ہے۔ جو ہمارے آسمانی خدا نے باواز بلند اپنے عرش سے دی ہے۔ کہ ہمارا محبوب رسول اور برگزیدہ نبی انسانیت کی عظمت اور انسانیت کے احترام کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ اور اس فکر میں وہ اس قدر بے چین ہے کہ قریب ہے کہ اپنے آپ کو اس وجہ سے ہلاک کر لے۔ کہ کہیں انسانیت ذلت و رسوائی اور تباہی و بربادی کے گڑھے میں نہ گر جائے۔

اسی طرح ہمارے رب العرش نے آپؐ کی اس بے چینی اور بے قراری کا ایک اور آیت میں پھر ذکر کیا جبکہ فرمایا۔

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ (التوبہ)

اس آیت میں ہمارے انسان مخاطب ہیں مسلم و غیر مسلم دونوں ہی مخاطب ہیں۔ ان سب کو بتایا گیا ہے کہ تمہارا کسی تکلیف میں پڑنا ہمارے رسول کے لئے دکھ کا باعث ہوتا ہے غیر مسلموں کو بتایا کہ باوجود تمہاری ایذا دہی اور مخالفت کے ہمارے برگزیدہ اور مقبول نبیؐ کا دل جو انسانی ہمدردی سے لبریز ہے۔ تمہاری تکلیف سے رنجیدہ اور تمہارے غم سے غمگین ہوتا ہے۔ ہمارے محبوب و مقبول رسولؐ کے دل میں انسانی ہمدردی اور انسانی اخوت کا ایسا چشمہ شیریں رواں ہے کہ تمہاری ساری مخالفت اس کو گدلا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ سبحان اللہ ما اعظم شانہ۔

یہ تھی ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کہ انسانیت کی ہر لمحہ آپ نے حفاظت فرمائی۔ اس کی عزت کو برباد ہونے سے بچانے کی سعی پیہم کی۔ اس کی رفعت و عظمت کو اجاگر کرنے کی مسلسل جدوجہد کی۔ اور اس کے احترام کو قائم و دائم کر کے دکھا دیا جس انسانیت کو زندہ درگور کیا جاتا اور اسے ذلت کے اتھاہ گڑھے میں گرایا جاتا تھا اسے عظمت بخشی اور اسے عزت و رفعت کی زندگی بخشی۔ اور انسانیت پر ہر قسم کے جبر و اکراہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا اور اعلان فرمایا۔

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ
دِينِ۔ مَنْ شَاءَ
فَلْيُؤْمِنْ فَمَنْ شَاءَ
فَلْيَكْفُرْ

اور یہ اسی وجہ سے تھا کہ آپؐ اس بات کو ہرگز گوارا نہ فرماتے کہ انسانیت کو جبر و اکراہ کی راہ پر ڈال کر انسانیت کو مداہنت اور منافقت کے رنگ میں رنگین ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ آپؐ انسانیت کو آزادیٔ ضمیر کی شاہراہ پر گامزن رکھنے کے متمنی تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ آپؐ انسانیت کے شرف اور عظمت کے باعث ہر آن انسانی اقدار کا خاص خیال رکھتے۔

حضور کا یہ بھی طریق مبارک تھا کہ فرض عبادت کو چھوڑ کر نفلی عبادت بالعموم چھپ کر اور خلوت میں ادا کرتے۔ تاکہ انسانوں پر جو اگرچہ آپ کے حلقۂ اطاعت میں شامل ہو گئے تھے شاق نہ ہو۔ اور ان پر بوجھ نہ بن جائے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب کسی معاملہ کے بارے میں دو صورتیں سامنے آتیں تو حضورؐ کا طریق تھا کہ آسان صورت اختیار فرماتے (بخاری) تا انسانوں کو بلا وجہ تکلیف نہ ہو۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور وعظ و نصیحت کبھی کبھی فرمایا کرتے تا لوگ اکتا نہ جائیں۔

ہمارے سید و مولیٰ کے سامنے انسانی اقدار ہوتیں۔ اور ان کے پیش نظر آپ ایسا طریق اختیار فرماتے کہ انسانی اقدار دب نہ جائیں۔ اور اس طرح انسانیت کو ضعف نہ پہنچے۔ دیکھو انسانیت کا منظر کس طرح آپ کے مدنظر رہتا۔

اے میرے عزیزو! پھر اس نظارہ پر بھی غور فرمائیں جو مکہ کی فتح کے بعد دنیا نے دیکھا۔ اور آج تک دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے انسانی ہمدردی۔ انسانی خیر خواہی اور انسانیت کی عظمت اور انسانیت کے احترام اور شرف کے قیام کا کیا شاندار وہ نظارہ تھا۔ اور انسانیت کو کس خوبصورت انداز میں رفعت بخشی۔ مکہ کے وہ لوگ جنہوں نے خدا کے محبوب رسولؐ اور ہمارے سید و مولیٰ کو تیرہ برس تک لگاتار دکھوں کی چکی میں پیسنے کی کوشش کی تھی۔ جنہوں نے آپ کے ساتھیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا تھا۔ جنہوں نے آپؐ کو اپنے محبوب گھر سے بے گھر کیا تھا۔ جنہوں نے تیرہ سالہ کے ظلموں پر بھی اطمینان کا سانس نہ لیا تھا۔ اور مدینہ ہمارے سید و مولیٰ کے چلے جانے کے بعد بھی آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو اور آپؐ کے مشن کو نابود کرنے کی کوئی کسر باقی نہ چھوڑی تھی۔ جب ان ظالموں اور سفاکوں پر ہمارے سید و مولیٰ نے خدائی تقدیر اور رب العرش کی محکم تدبیر سے فتح عظیم پائی۔ اور مکہ کے لوگ۔ ہاں ظالم و ستم شعار لوگ بے دست و پا ہو کر ہمارے محبوب اور خدا کے مقبول رسولؐ کے سامنے حاضر ہوئے اور وہ اپنے ظلم و ستم کے باعث یہ سمجھ رہے تھے کہ اب ان کی تکا بوٹی اڑا دی جائے گی۔ اور ان کو ان کے ظلموں کی الم ناک سزا دی جائے گی۔ جس کے وہ ہر طرح سے مستحق تھے۔ اور صرف اور صرف خدائے برتر تو اللہ کے عطا کردہ مشن کے باعث ان سب کے لئے

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ
الْيَوْمَ

کا فرمان جاری فرما دیا کہ آج تمہارے تمام قصوروں کو معاف کیا جاتا ہے۔ تمہارے لئے کسی قسم کی ڈانٹ ڈپٹ تک بھی روا نہیں جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا اور آزاد کیا جاتا ہے۔

یہ اعلان معافی یہ اعلان رحمت و شفقت یہ اعلان خیر و برکت محض اور محض اس وجہ سے تھا کہ آپؐ انسانیت کو عزت اور شرف سے نوازنا چاہتے تھے۔ اور بالآخر آپ کے اس اعلان نے فی الفور انہیں ذلت کے گڑھے سے نکال کر انسانی عزت کے اونچے مینار پر لا کھڑا کیا۔

ہزاروں اور لاکھوں سلام ہوں اس محسن انسانیت پر جس نے انسانیت کی عظمت اور شرف کی ہر آن خوب حفاظت کی۔ اور آئندہ کے لئے ایسی پاک تعلیم اور پاک اسوہ دیا۔ جس کی پابندی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے انسانیت کی عزت و شرف کو قائم رکھے جانے کا محکم نظام قائم فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

برائے امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

تمام موصیات کی وصایا پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ تمام امراء کرام و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے گزارش ہے کہ براہ کرم اپنے اپنے سیکرٹریان وصایا و صدر صاحبات مجالس موصیات کے ذریعہ فوری طور پر اپنی جماعت کی ہر موصیہ کی ولدیت و وصیت نمبر لکھ کر اس امر سے مطلع فرمائیں کہ ان کے خاوند موصی ہیں یا کہ نہیں؟ اگر ان کے خاوند موصی ہیں یا تھے تو ان کے نام معہ ولدیت اور ان کے وصیت نمبر (یعنی خاوندوں کا وصیت نمبر) سے دفتر وصیت کو فوری طور پر ایک مجموعی فہرست بنا کر مطلع فرمائیں۔ اگر خاوند موصی نہ ہوں تو اس کا اندراج ہونا چاہیئے اس فہرست میں موصیہ کے نام کے آگے اس کا اپنا وصیت نمبر بھی ضرور لکھا جائے۔

براہ کرم اس کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں اور تاخیر نہ کریں۔

تمام موصیات بھی یاد رکھیں کہ اگر جماعت کے سیکرٹری وصایا ان تک فوری طور پر نہ بھی پہنچیں۔ تو وہ خود اپنے خاوندوں کے نام اور ولدیت اور ان کا وصیت نمبر لکھ کر دفتر کو مطلع کریں۔ اگر وہ موصی نہیں تھے تو اس امر کی اطلاع دیں۔ نظام جماعت کے علاوہ یہ اطلاع دینا ہر موصیہ کی ذمہ داری بھی ہے۔ عدم تعمیل کی صورت میں ہر موصیہ یا اس کے ورثاء ذمہ وار قرار پائیں گے۔ ان پڑھ موصیات کے بارے میں ان کے لواحقین یہ اطلاعیں ہم پہنچائیں۔ ہر موصیہ کے نام کے ساتھ اس کا اپنا وصیت نمبر ضرور درج ہونا چاہیئے تاکید ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء
وکیل الزراعت، تحریک جدید ربوہ

خریف کی اہم سبزیاں کاشت کرنے کا پروگرام

سبزیاں ہماری خوراک کا ایک اہم جزو ہیں۔ یہ خوش ذائقہ ہونے کے ساتھ ساتھ قوت بخش بھی ہیں۔ ان میں نہ صرف حیاتین یعنی وٹامن ایسے اور بھی پائے جاتے ہیں بلکہ معدنیات مثلاً لوہا، چونا اور فاسفورس کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ان کے باقاعدہ استعمال سے انسان کی قوت ہاضمہ اور صحت برقرار رہتی ہے اس کے علاوہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اکثر سبزیاں بآسانی گھروں کے صحن میں کاشت کی جا سکتی ہیں اور یہ چند ہفتوں میں تیار ہو جاتی ہیں۔ درج ذیل چارٹ پر عمل کرنے کی صورت میں تازہ بتازہ اور لذیذ سبزیاں حاصل ہو سکتی ہیں جو بازار میں فروخت ہونے والی سبزیوں سے ذائقہ اور غذائیت میں زیادہ بہتر ہوں گی۔ کیونکہ بازار میں فروخت ہونے والی سبزیاں فروخت ہونے سے قبل کئی دن پہلے توڑی جاتی ہیں اور پھر کئی دن دکانوں پر پڑی رہتی ہیں جس کی وجہ سے ان کی خصوصیات اور ذائقہ میں کافی فرق پڑ جاتا ہے۔ اسی طرح شہروں کے ارد گرد سبزیاں کاشت کرنے کے لئے عموماً شہر کا گندا پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ عام حالات میں گندے پانی سے پیدا ہونے والی سبزیوں پر مختلف بیماریوں کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ جو صحت کے لئے خطرناک ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس گھریلو پیمانے پر ہم جراثیم سے پاک سبزیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی آج کل بازار میں سبزیاں کافی مہنگے داموں بکتی ہیں۔ اور سربراہ کا فی رقم ان کے خریدنے پر خرچ ہوتی ہے۔ گھریلو پیمانے پر سبزیاں اگا کر ان اخراجات کو کافی کم کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں سبزیوں کی دیکھ بھال گوناگوں افراد کے لئے فالتو اوقات میں ایک صحت مند اور دلچسپ مشغلہ ہے۔

نمبر شمار	سبزی کا نام	وقت کاشت	وقت منتقلی	فی ایکڑ بیج کی شرح	قطار سے قطار کا فاصلہ	پودے سے پودے کا فاصلہ	گوبر کی کھاد ٹن فی ایکڑ	کھادیں: امونیم سلفیٹ تھیلوں میں	سپر فاسفیٹ تھیلوں میں	پوٹاشیم سلفیٹ تھیلوں میں	آب پاشی کا وقفہ دنوں میں	وقت برداشت	ترقی دادہ اقسام
۱	سرخ مرچ	فروری - مارچ	اپریل - مئی	۱-۱½ کلوگرام	¾ - ایک میٹر	۳۰ سنٹی میٹر	۱۰ - ۱۵	۳	۳	-	۱۰ - ۱۵ دن	اگست تا دسمبر	
		مارچ اپریل بذریعہ بیج چھٹہ	..	۲-۲½ "	¾ " "	۳۰ "	۱۰ - ۱۵	۳	۳	-	۱۰ - ۱۵ دن	" تا "	
		اکتوبر	فروری مارچ	۱-۱½ "	¾ " "	۳۰ "	۱۰ - ۱۵	۳	۳	-	۱۰ - ۱۵ دن	" تا "	
۲	شملہ مرچ	شروع فروری	آخر فروری	½ کلوگرام	¾ میٹر	۳۰ "	۱۵ - ۲۰	۳	۳	-	۸ - ۱۰ "	مئی تا اکتوبر	کیلی فورنیا ونڈر
۳	ٹماٹر (گرمی)	فروری - مارچ	-	۱ "	½ "	۳۰ "	۱۰ - ۱۵	۳	۳	-	۷ - ۸ "	اپریل تا جولائی	فیصل آباد نمبر ۱
۴	پیاز	اکتوبر - نومبر	جنوری - فروری	۳-۴ "	½ " "	۱۰ "	۱۰ - ۱۵	۳	۳	-	۱۰ - ۱۵ "	مئی تا جون	مقامی سرخ
۵	بھنڈی	فروری - مارچ	-	۱-۱½ "	۲-۲½ "	۳۰ "	۱۰ - ۱۵	۳	۳	-	۷ - ۸ "	اپریل تا جولائی	سیالکوٹ نمبر ۱
۶	چپن کدو	فروری	-	۲-۲½ "	۱½ "	۴۵ - ۶۰ "	۱۰ - ۱۵	۳	۳	-	۷ - ۸ "	مارچ تا مئی	مقامی گول - وائٹ بش
۷	گھیا کدو	فروری - مارچ	-	۲-۲½ "	۲-۲½ "	۱ میٹر	۱۰ - ۱۲	۳	۳	-	۷ - ۸ "	مارچ تا مئی	سیالکوٹ گول
۸	گھیا توری	فروری مارچ	-	۲-۲½ "	۲½ "	۱ "	۱۰ - ۱۲	۳	۳	-	۷ - ۸ "	مئی تا اگست	
		جون - جولائی	-	۲½ "	۲½ "	۱ "	۱۰ - ۱۲	۳	۳	-	۷ - ۸ "	ستمبر " دسمبر	
۹	شکرقندی	فروری - مارچ	اپریل - جولائی	۱۹۰-۲۰۰ کلوگرام سبز شاخیں	¾ - ایک میٹر	۲۵ - ۳۰ سنٹی میٹر	۱۰ - ۱۲	۱ یا ایک تھیلہ ڈی اے پی	۳	۱½	۱۰ - ۱۵ "	اگست تا دسمبر	
۱۰	اروی	فروری - مارچ	-	۶۵۰-۷۵۰ "	۶۰ سنٹی میٹر	۱۵-۲۰ "	۱۰ - ۱۵	۵	۴	-	۱۰ - ۱۵ "	ستمبر تا نومبر	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(حضرت) مسیح (ناصری علیہ السلام) صلیب پر فوت نہیں ہوئے

جماعت احمدیہ کے امام سے انٹرویو

(۲)

حاضرین میں سے ایک نے کہا کہ عیسائی عقائد کے مطابق (حضرت) مسیح (علیہ السلام) اس لئے واپس آئے تاکہ وہ یہ ثابت کریں کہ وہ مرنے کے بعد جی اٹھے ہیں۔ لیکن (حضرت) خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) اس خیال کو ایک معقول نظریہ کے طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے جب کہ عیسائیوں کے نزدیک (حضرت) مسیح (علیہ السلام) یہ تین دن دوزخ میں رہے۔

(حضرت) مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ) نے بتایا کہ بائیبل کہتی ہے کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) صلیب پر فوت ہوئے لیکن (حضرت) مسیح (علیہ السلام) نے خود یہ کہا ہے کہ ان کی دوبارہ آمد کا مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ وہ فوت نہیں ہوئے تھے۔ بائیبل کے بیانات میں یہاں بنیادی اختلاف ہے۔

خلیفہ جماعت احمدیہ کے نزدیک ایک شخص جو فوت ہو جائے اس کا دوبارہ زندہ ہونا ناممکن ہے (اور یہ ایک ایسا مشاہدہ اور حقیقت ہے جس کے خلاف ہمیں کوئی مثال نہیں ملتی۔ منہ) ... ایک انسان جو صلیب دیئے جانے کے بعد زندہ نظر آتا ہے وہ صلیب پر کبھی بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ [ہم نے اس رسالہ (Sökaren) میں یہ دعوی کیا تھا کہ جب ایک انسان خواہ وہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) ہوں بیہوشی اور زندہ ہونے کی حالت میں دوسروں کو نظر آتا ہے جبکہ اس کے متعلق یہ خیال کر لیا گیا تھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے تو ہم اس کے متعلق صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بیہوش ہو کر مشابہ بالموت ہوا تھا نہ یہ کہ وہ فوت ہو کر دوبارہ زندہ ہوا ہے]

جماعت احمدیہ کے بیان کے مطابق (حضرت) مسیح (علیہ السلام) نے ۱۲۰ سال کی عمر میں طبعی طور پر وفات پائی اور کشمیر میں دفن ہوئے وہ دیگر اسرائیلی انبیاء کی طرح ایک نبی تھے۔

(حضرت) خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) نے بتایا کہ خود عیسائیوں میں الوہیت مسیح کے متعلق اختلافات موجود ہے۔ ایسے موحد (UNITARIAN) عیسائی موجود ہیں جو صرف ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح (علیہ السلام) خدا نہیں صرف ایک رسول تھے۔

(حضرت) مسیح (علیہ السلام) کے بارہ میں یہ اختلاف کسی حد تک مختلف عیسائی فرقوں میں ہے اور کسی حد تک یہ عیسائیت اور دوسرے مذاہب کے درمیان ہے اس لئے اس نزاعی مسئلہ پر مباحثہ یا تبادلہ خیالات کی ضرورت ہے۔

کشمیر میں موجود قبر مسیح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ کہا جاتا ہے کہ وہ وہاں دفن ہوئے کیا یہ صحیح ہے؟

میرا خیال ہے کہ یہ ایک حقیقت ہے کیونکہ بے شمار ایسے شواہد و حقائق موجود ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ (حضرت) مسیح (علیہ السلام) تقریباً ۲۰۰۰ سال قبل اس علاقہ میں فوت ہوئے اور انہیں اسی قبر میں دفن کیا گیا۔

کیا وہی (حضرت مسیح علیہ السلام) یوز آسف تھے؟

ہاں وہی یوز آسف تھے۔

آسف جمع کرنے والے کو کہتے ہیں انہوں نے اسرائیل کے ۱۲ گم شدہ قبائل کو جمع کیا۔ یوز کا لفظ بنیادی طور پر یسوع ہے جو یوز میں بدل گیا۔ یوز آسف کا مضمون بہت وسیع ہے لیکن ہمارے پاس مکمل دلائل موجود ہیں کہ کشمیر میں موجود قبر (حضرت) مسیح (علیہ السلام) ہی کی قبر ہے۔

BERTIL FALK (برٹل فالک) نے اسی رسالہ میں P.N MAGAZINE (پی۔این۔میگزین) کے حوالہ سے ایک مضمون میں یہ یقین ظاہر کیا تھا کہ ۱۹۵۲ء میں یہ قبر کھودی گئی تھی لیکن (حضرت) خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ) نے یہ وضاحت فرمائی کہ یہ اس کا ذاتی خیال ہے۔ قبر کبھی بھی کھولی نہیں گئی البتہ حکام بالا کے پاس اس قسم کا مطالبہ موجود ہے کہ اس قبر کو کھولا جائے۔

(آخر میں جماعت احمدیہ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں تعارف کروایا گیا ہے۔)

اٹھارویں صدی کے آخر میں جماعت احمدیہ کی بنیاد اسلام کی ایک اصلاحی اور تبلیغی جماعت کے طور پر رکھی گئی۔ ایک نہایت ہی معمولی ابتدا سے جو کہ شمالی ہندوستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ سے ہوئی تھی۔ یہ ایک عظیم عالمی تنظیم بن گئی ہے جس کے اپنے بیان کے مطابق اس کے ممبران کی تعداد ۱۰ ملین تک پہنچ گئی ہے۔ اس کا مطمح نظر صحیح اور حقیقی اسلام کو دوبارہ دنیا میں غالب کرنا ہے جو کہ نوع انسانی کے لئے آخری اور مکمل دین ہے اور اس کے ساتھ ہی دنیا میں امن و سکون پیدا کرنا، قرآن کریم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے سامان پیدا کرنا اس جماعت کا مطمح نظر ہے۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں جن کو اسلام کا وہ مسیح سمجھا جاتا ہے جن کے متعلق رسول اکرم صلعم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیاں ہیں۔

موجودہ خلیفہ (حضرت) مرزا ناصر احمد (ایدہ اللہ) ہیں جو کہ بانی سلسلہ کے پوتے اور تیسرے جانشین (خلیفہ) ہیں۔ اس بلند ترین منصب کے لئے ان کو ۱۹۶۵ء میں اپنے والد کی وفات کے بعد منتخب کیا گیا جب کہ وہ ۶۵ سال کے تھے۔ ان کے والد جو کہ بانی سلسلہ کے بیٹے اور دوسرے جانشین (خلیفہ) تھے نے ۵۱ سال تک جماعت کی قیادت کی۔

(حضرت) مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ) نے بچپن میں قرآن کریم حفظ کیا جس کی وجہ سے ان کو حافظ کہا جاتا ہے۔

مذہبی علوم کے حصول اور عربی زبان سیکھنے کے لئے مولوی فاضل پاس کیا اور آکسفورڈ سے فلاسفی میں ایم۔اے کی ڈگری لی۔ وہ جماعت احمدیہ کے مشنری ٹریننگ سنٹر (جامعہ احمدیہ) اور تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل بھی رہے۔

جماعت احمدیہ کے سویڈش مرکز کا یہ کہنا ہے کہ آپ کی دانشمندانہ قیادت اور مخلصانہ اور ہمدردانہ رہنمائی میں جماعت کی سرگرمیوں میں تیزی اور شدت پیدا ہو گئی ہے۔

جماعت دنیا کی بہت سی جگہوں پر نئے مراکز کھول رہی ہے۔ بے شمار ہسپتال، کلینک، سکول اور اعلیٰ تعلیم کے دیگر مراکز اس کے زیر انتظام جاری ہیں۔ خصوصاً مغربی افریقہ کے بعض علاقوں میں۔

موجودہ خلیفہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کا نمایاں امتیاز اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام نوع انسان کی محبت اور ان کی خیر خواہی و بہبودی کے لئے وسیع جذبات رکھتے ہیں۔

سویڈن میں مسجد ناصر گاتن برگ میں موجود ہے۔"

مرسلہ وکالت تبشیر
تحریک جدید
ربوہ

ماہنامہ خالد ربوہ کے وی۔پی

جن خریداران ماہنامہ خالد کا چندہ ختم ہے اُن کی خدمت میں ماہ فروری ۱۹۷۹ء کا رسالہ بذریعہ وی۔پی بھجوایا جا رہا ہے۔
خریداران سے درخواست ہے کہ وہ وی۔پی وصول فرما کر حسب سابق رسالہ جاری رکھیں۔
(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

تلاش گم شدہ

میرے بھائی ناصر طاہر صاحب کا لڑکا منصور طاہر S/133 بی۔ اے ایف صدیقی کیمپ سرور روڈ لاہور چھاؤنی عمر ۱۶ سال طالبعلم جماعت دہم ایک ہفتہ ہوا سکول گیا پھر واپس نہیں آیا۔ موٹی خوبصورت آنکھیں، سفید گورا رنگ۔ پینٹ کوٹ پہنے ہوئے ہے۔ اگر کسی صاحب کو نظر آئے یا علم ہو تو مندرجہ بالا پتہ پر فوراً اطلاع دیں۔ والدین اور تمام رشتہ دار سخت پریشان ہیں۔
(شوکت اختر بیوہ عبدالسلام صاحب اختر مرحوم ۲۴۔ انجمن کوارٹرز ربوہ)

فہرست صدقہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۱؍ جنوری تا ۱۰؍ فروری ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

۱۷۰۔ مکرم حکیم سید شفیق احمد صاحب گوجرانوالہ ۰۰—۱۵
۱۷۱۔ مکرمہ والدہ صاحبہ ” ” ” ۰۰—۱۵
۱۷۲۔ مکرم عبدالمجید صاحب یارن مرچنٹ ” ۰۰—۵۰
۱۷۳۔ ” ملک طاہر احمد صاحب ” ۰۰—۱۰
۱۷۴۔ ” ملک محمد اصغر صاحب ” ۰۰—۲۵
۱۷۵۔ ” سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ سکھر ۰۰—۶۹
۱۷۶۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ رسالدار فضل الٰہی صاحب چارسدہ ۰۰—۲۰
۱۷۷۔ ” بیگم صاحبہ عطاء الرحمٰن صاحب پراچہ اسلام آباد ۰۰—۱۰۰
۱۷۸۔ مکرم ٹھیکیدار عبدالقادر صاحب ” ۰۰—۵۰
۱۷۹۔ ” ناصر احمد صاحب قریشی ” ۰۰—۱۰
۱۸۰۔ ” مہردین صاحب ” ۰۰—۱۰
۱۸۱۔ ” نصیر احمد صاحب US Aid ” ۰۰—۱۰
۱۸۲۔ ” بریگیڈیر ارشد جاوید صاحب ” ۰۰—۲۵۰
۱۸۳۔ ” نصیر احمد صاحب ورک ” ۰۰—۱۰
۱۸۴۔ ” عبدالرحیم صاحب پراچہ ” ۰۰—۲۰
۱۸۵۔ ” نصیر احمد صاحب طارق ” ۰۰—۲۵
۱۸۶۔ ” مسعود احمد صاحب ریحان ” ۰۰—۱۰
۱۸۷۔ ” صوفی محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ } ۰۰—۱۰۰
انطاہر محمود صاحب لندن }
۱۸۸۔ ” چوہدری غلام رسول صاحب چک ۵۰ ٹی ڈی آف کھاریاں مال بھابڑہ ۰۰—۸۰
۱۸۹۔ مکرمہ زہرہ رؤف صاحبہ مظفر گڑھ ۰۰—۱۰
۱۹۰۔ مکرم آغا عبدالمجید صاحب ” ۰۰—۲۰
۱۹۱۔ ” مجید احمد صاحب بھٹے والے دارالرحمت وسطی ربوہ ۰۰—۱۰۰
۱۹۲۔ مکرمہ مسز نسیم مسعود صاحب دارالصدر غربی ” ۰۰—۱۵
۱۹۳۔ مکرم ماسٹر عبدالحلیم صاحب بشیر آباد ۰۰—۲۰
۱۹۴۔ ” مستری اللہ دتہ صاحب سیکرٹری مال کرتو ۷۵—۵۶
۱۹۵۔ ” سیکرٹری مال بیداد پور از بشیر احمد صاحب ۰۰—۱۰
۱۹۶۔ ” چوہدری بشیر احمد صاحب نارنگ منڈی ۰۰—۱۰
۱۹۷۔ ” ” شاہد بشیر صاحب ” ۰۰—۱۰
۱۹۸۔ ” ” ساجد بشیر صاحب ” ۰۰—۱۰
۱۹۹۔ ” ” داؤد احمد صاحب ” ۰۰—۱۰
۲۰۰۔ مکرمہ عادلہ بشیر صاحبہ ” ۰۰—۱۰
۲۰۱۔ ” عامرہ بشیر صاحبہ ” ۰۰—۱۰
۲۰۲۔ ” محمودہ بشیر صاحبہ ” ۰۰—۱۰
۲۰۳۔ مکرم داؤد احمد صاحب ” ۰۰—۲۵۰
۲۰۴۔ ” محمد سرور صاحب ایڈو سیکرٹری مال انور آباد لاڑکانہ ۱۰—۲۲
۲۰۵۔ ” فضل احمد وحید صاحب چک ۳۳ ج ب دھاروال ۰۰—۱۰
۲۰۶۔ ” علم الدین صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۰۷۔ ” خواجہ اظہر ظہور بٹ صاحب طفیل روڈ لاہور کینٹ ۰۰—۱۰۰
۲۰۸۔ ” چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۲۸ ج ب بلاسور فیصل آباد ۰۰—۱۰
۲۰۹۔ ” غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۹۸ شمالی سرگودھا ۰۰—۱۰
۲۱۰۔ ” سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۰۰—۵۵
۲۱۱۔ ” منشی محمد خان صاحب مسجد فضل فیصل آباد ۷۵—۱۲
۲۱۲۔ ” سمیع اللہ صاحب ” ” ۰۰—۹۱

۲۱۳۔ مکرم عبدالکریم صاحب مسجد فضل فیصل آباد ۰۰—۲۰
۲۱۴۔ ” ملک عبدالسلام صاحب جناح کالونی ” ۰۰—۱۰
۲۱۵۔ ” شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم ” ” ۰۰—۱۰۰
۲۱۶۔ ” ” لطف اللہ صاحب مرحوم ” ” ۰۰—۱۰۰
۲۱۷۔ ” کیپٹن محمد شفیع صاحب بیگم و بچگان بٹالہ کالونی فیصل آباد ۰۰—۱۰
۲۱۸۔ ” سعید احمد صاحب ناصر مع بچگان ” ” ۰۰—۱۵
۲۱۹۔ ” داؤد احمد صاحب بھائی خانوآنہ ” ۰۰—۱۰
۲۲۰۔ ” بشیر احمد صاحب ڈی ٹائپ کالونی ” ۰۰—۱۰
۲۲۱۔ ” شیخ محمود احمد صاحب پیپلز کالونی ” ۰۰—۲۰
۲۲۲۔ ” حفیظ الدین خان صاحب مسلم پارک ” ۰۰—۵۰
۲۲۳۔ مکرمہ والدہ صاحبہ ” ” ” ۰۰—۱۵
۲۲۴۔ مکرم محمد صفدر خان صاحب گلبرگ ” ۰۰—۲۳
۲۲۵۔ ” عزیز احمد صاحب ” ” ۰۰—۶۰
۲۲۶۔ ” ملک محمد اقبال صاحب طارق آباد ” ۰۰—۱۰۰
۲۲۷۔ ” چوہدری محمد یعقوب خان صاحب غلام محمد آباد ” ۰۰—۲۰
۲۲۸۔ مکرمہ طاہرہ خانم صاحبہ زوجہ نعیم احمد خان صاحب ” ” ۰۰—۱۰۰
۲۲۹۔ ” بیگم مرزا مجید احمد صاحب راجگڑھ لاہور ۰۰—۱۰
۲۳۰۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ” ” ۰۰—۲۵
۲۳۱۔ ” محمد افضل چیمہ صاحب مزنگ ” ۰۰—۱۰
۲۳۲۔ ” ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی ۰۰—۱۰
۲۳۳۔ ” میجر محمد عبداللہ صاحب مہار ” ۰۰—۲۰۰
۲۳۴۔ مکرمہ ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ ” ۰۰—۵۰
۲۳۵۔ ” سعیدہ جمیل صاحبہ ” ۰۰—۱۵
۲۳۶۔ مکرم صوبیدار محمد حسین صاحب ” ۰۰—۱۰
۲۳۷۔ ” غلام یحییٰ صاحب محمد نگر لاہور ۰۰—۱۰
۲۳۸۔ مکرمہ سعیدہ سلطانہ صاحبہ دارالذکر ” ۰۰—۳۰
۲۳۹۔ مکرم شاہد خلیل صاحب ” ” ۰۰—۲۰
۲۴۰۔ ” ملک ارشد خلیل صاحب ” ” ۰۰—۱۲۵
۲۴۱۔ ” انجم شیخ صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۴۲۔ ” اظہر سلطان صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۴۳۔ مکرمہ ڈاکٹر وسیم صاحبہ ” ” ۰۰—۴۰
۲۴۴۔ مکرم رانا عبدالرؤف صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۴۵۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ احمد علی صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۴۶۔ مکرم شیخ رفیق احمد صاحب لیبیا ” ” ۰۰—۱۰
۲۴۷۔ ” چوہدری محمد عالم صاحب ” ” ۰۰—۲۵
۲۴۸۔ ” عبدالرشید آرکیٹیکٹ صاحب ” ” ۰۰—۲۰
۲۴۹۔ ” ظفر محمود احمد صاحب ظفر باغبانپورہ ” ۰۰—۵۰
۲۵۰۔ مکرمہ بیگم صاحبہ قاضی عبدالمجید صاحب مرحوم سمن آباد ” ۰۰—۱۰۰
۲۵۱۔ مکرم چوہدری منیر نواز صاحب ” ” ۰۰—۵۵۵
۲۵۲۔ ” ارشاد احمد صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۵۳۔ ” خلیفہ وسیم الدین صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۵۴۔ مکرمہ بیگم صاحبہ اقبال احمد صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۵۵۔ مکرم اقبال احمد صاحب ” ” ۰۰—۱۵
۲۵۶۔ ” مجیب الرحمٰن صاحب درد ” ” ۰۰—۱۵
۲۵۷۔ ” عبدالشکور صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۵۸۔ ” میاں محمد حمید صاحب ” ” ۰۰—۲۵
۲۵۹۔ ” محمد یونس صاحب کھوکھر ” ” ۰۰—۱۰
۲۶۰۔ مکرمہ بیگم صاحبہ قریشی محمد حمید صاحب ” ” ۰۰—۱۰
۲۶۱۔ مکرم لطیف احمد صاحب ” ” ۰۰—۲۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے بائیسویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس کے کام میں بھی حُسن پیدا ہونا چاہیئے اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے وہ مہیّا ہونا چاہیئے۔"

سیکرٹریانِ وقفِ جدید براہِ مہربانی توجہ فرمائیں اور نئے سال کا بجٹ جلد از جلد تیار کر کے بھجوا دیں۔ نیز سابقہ سال کی وصولی بھی جاری رہنی چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذیلی تنظیموں میں شمولیت کے بارہ میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول ؐ کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا اور اس کے رسول ؐ نے جو احکام دیئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء)

حضور ؓ کے اس ارشاد کی تعمیل میں زعماء کرام اپنی اپنی مجلس کا جائزہ لیں کہ کوئی بھی انصار بھائی ایسے نہ ہوں جو مجلس کی تجنید اور بجٹ میں شامل نہ ہوں۔ اگر کسی مجلس میں ایسے احباب ہوں تو انہیں مجلس میں شامل کیا جائے۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں ان سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ

فیصل آباد

فون نمبر

دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں

گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیر قانونی محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

اعلاناتِ نکاح

(۱) بتاریخ ۹ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد نور راولپنڈی میں خاکسار نے عزیزم مکرم لیفٹیننٹ خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم چوہدری فیض الرحمٰن صاحب کا نکاح عزیزہ محترمہ نصرت محمود صاحبہ بنت الکریم محترم چوہدری محمود جان صاحب مقیم انگلستان کے ہمراہ مبلغ ۱۸ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا کرائی۔

لیفٹیننٹ خلیل الرحمٰن صاحب مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب E-8/19 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی کے پوتے اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کے نواسے ہیں اور عزیزہ نصرت محمود صاحبہ مکرم چوہدری احمد جان صاحب کی پوتی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے برکت اور رحمت کا باعث بنائے اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی)

(۲) میری بیٹی عزیزہ عفیفہ نجم سلمہا کے نکاح کا اعلان عزیزم شیخ نثار احمد صاحب ابن محترم شیخ غلام احمد صاحب بہاولنگر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مسرّت و شادمانی کی زندگی ان کے نصیب میں کرے اور ان کو سچا خادمِ دین بنائے۔

(چوہدری فرزند علی دارالرحمت غربی ربوہ)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم محمد انور عارف کا نکاح عزیزہ طاہرہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبد اللطیف صاحب ٹیلر ماسٹر کراچی کے ہمراہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا تھا اور تقریب شادی ۱۵ فروری ۱۹۷۹ء کو عمل میں آئی۔ بارات سرگودہا سے کراچی گئی۔ ۱۸ فروری کو خاکسار نے اپنے مکان مقامِ حیات سرگودہا میں دعوتِ ولیمہ دی جس میں متعدد احباب نے شرکت فرمائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد عادل بدر ایجنٹ الفضل سرگودہا)

ولادت

مکرم برادرم مبارک احمد صاحب خالد مینجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۲ فروری ۱۹۷۹ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت "سلطان احمد خالد" نام تجویز فرمایا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی زندگی دے، نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(منیر احمد کارکن دفتر روزنامہ الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا۔ میری والدہ محترمہ ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ ہاتھ پاؤں پر ورم ہے۔ احبابِ کرام سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ہر قسم کے کپڑے کا نیا ڈپو

عطاء کلاتھ سٹور

رحمت بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴